

کے لیے راحت پانا اور آسودہ رہنا بالکل غیر ممکن ہے۔ اگر تو دنیا کے ہنجال سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے چاہیے کہ زندگی کا سرد سامان باندھ کر یہاں سے رخصت ہو جائے۔

یہ بھی وہی بات ہے، جو پہلے کئی مرتبہ کہی جا چکی ہے، مثلاً :

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

۴۔ شرح : پھول اپنی خوشی اور اختیار سے نہیں ہنتے، یعنی اُن کا کھلنا خود اُن کے اختیار میں نہیں، بلکہ وہ کسی کے حکم اور کسی کے اشارے کے تابع ہیں۔ یہ کھلنا اور یہ ہنسنا اصل میں طوفانِ بلا کا شور ہے، جس نے پھول کو پتھریوں کی زبانوں کے باوجود بے زبان اور دم بخود بنا رکھا ہے اور لے کے سینے میں داغ پڑا ہوا ہے۔

۵۔ لغات : منقلب : الٹ پلٹ، تہ و بالا۔
ایاخ : پیالہ، شراب کا پیالہ۔

شرح : اے اسد ! زمانہ تہ و بالا ہو رہا ہے، تو اپنی آنکھ پر غم رکھ، یعنی اشکبار رہ۔ آج اس دنیا میں خوشی کی شراب سے پیالہ بریز رکھنے کا مطلب یہی ہے کہ آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہیں۔ کیوں بھری رہیں؟ اس لیے کہ زمانہ ہر لحظہ تغیر میں ہے ہر چیز انتہائی تیزی سے بدلتی جا رہی ہے :

ہر شے مسافر، ہر چیز راہی